احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد 45-80 نمبر 203 | منگل - 15 ربیع الثانی - 1416ھ، 12 تبوک 1374ھش، 12 - ستمبر 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ کی غیرت

لوگوں کے کاموں میں بہت حصہ دنیا کا ہوتا ہے اور اس فکر میں ہوتے ہیں کہ یہ کرو وہ کرو اور وقت مؤجل آپہنچتا ہے۔ خدا ایسا نہیں کہ کسی کو ضائع کرے۔ یہ اعتراض کہ ہمارے املاک تباہ ہو جاویں گے غلط ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ابوبکرؓ وغیرہ کے املاک ہی کیا تھے؟ ایک ایک دو دو سو یا کچھ زیادہ روپیہ کسی کے پاس ہوگا مگر اس کا اجر ان کو یہ ملا کہ خدا تعالیٰ نے بادشاہ بنا دیا اور قیصر و کسریٰ کے وارث ہو گئے۔ مگر خدا تعالیٰ کی غیرت یہ نہیں چاہتی کہ کچھ حصہ خدا کا ہو اور کچھ شیطان کا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

خدا تعالیٰ کے ساتھ جو سچا تعلق عبودیت کا ہونا چاہئے اور جو محبت اپنے خالق سے ضروری ہے وہ کہاں ہے؟ ہر ایک شخص اپنی جگہ پر غور کرے اور اپنے نفس پر قیاس کر کے دیکھے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ اس کے تعلقات کس قدر ہیں آیا وہ دنیا اور اس کی شان و شوکت کو اپنا معبود سمجھتا ہے یا حقیقی خدا کو معبود مانتا ہے۔ اس کے تعلقات اپنے نفس، اہل و عیال اور دوسری مخلوق کے ساتھ کس قسم کے ہیں؟ ان میں خدا تعالیٰ کا کس درجہ تک ہے۔ ان باتوں پر جب آپ غور کریں گے اور خالی الذہن ہو کر غور کریں گے تو صاف معلوم ہو جائے گا کہ یہ وہ وقت آیا ہے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ کوئی رشتہ اور پیوند رکھا ہی نہیں ہے۔ اکثر ایسے ہیں جو خدا تعالیٰ کے وجود اور ہستی ہی کا یقین نہیں رکھتے اور جو بعض مانتے ہیں کہ خدا ہے ان کا ماننا نہ ماننا برابر ہو رہا ہے کیونکہ وہ تقویٰ اللہ اور خشیۃ اللہ جو خدا تعالیٰ پر ایمان لانے سے پیدا ہوتی ہے ان میں پائی نہیں جاتی۔ گناہ سے نفرت اور احکام الٰہی کی پابندی اور نواہی سے بچنا نظر نہیں آتا۔ پھر کیونکر تسلیم کر لیا جاوے کہ یہ لوگ فی الحقیقت خدا تعالیٰ پر ایمان لائے ہوئے ہیں۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 143)

تکبر ایسی بلا ہے جو ہلاک کر دیتی ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

بعض صوفیاء کا قول ہے کہ جو شخص اپنے نفس کو پہچان لیتا ہے وہ اسی ذریعہ سے خدا تعالیٰ کو پہچان لیتا ہے اور تصوف میں اس قول کو اتنا دخل ہے کہ تصوف کے ارکان میں سے ایک رکن ہے۔ بعضوں نے غلطی سے اس کلمہ حکمت کے معنے یہ کئے ہیں کہ ہم خدا ہیں۔ ہمہ اوست کا مذہب انہی معنوں اور اسی خیال سے نکلا ہے۔ مگر یہ نادانی ہے۔ اس سے یہ مذہب نہیں نکلتا ہے۔ بلکہ اس سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ بندے اور خدا میں کیا فرق ہے۔ جس نے اپنے نفس کو دیکھا۔ اور اپنی احتیاجوں اور کمزوریوں کو پہچانا۔ اس نے تکبر کو چھوڑ دیا۔ اور اپنے خدا کی طرف جھک گیا اور جو لوگ اپنے نفس سے ناواقف ہیں۔ ان کی یہ ناواقفیت ہی ان کو تکبر و خود پسندی کی طرف لے جاتی ہے۔

جب انسان غور کرے گا۔ تو اس کو معلوم ہو گا کہ اس کے نفس کو کتنی احتیاجیں لگی ہوئی ہیں۔ اور کتنی ادنیٰ ادنیٰ چیزوں کا محتاج ہے۔ یورپ نے تکبر کیا۔ مگر نتیجہ یہ ہوا کہ دھوبی سٹرائیک کرتے ہیں۔ نائی سٹرائیک کرتے ہیں۔ اور بڑے بڑے امراء تک ان کے آگے ہاتھ جوڑتے ہیں کہ جو کہو وہ ہم مانتے ہیں۔ کوئلہ ڈالنے والے اور کوئلہ کھودنے والے سٹرائیک کرتے ہیں اور

باقی صفحہ 7 پر

بے دریغ قربانی کرنے کا موقعہ

(ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

○ فرمایا "ہماری جماعت کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ جس کام کیلئے ہم کھڑے کئے گئے ہیں وہ کام بے دریغ قربانی چاہتا ہے۔ جب تک ہم بے دریغ قربانی کرنے کیلئے تیار نہیں ہوتے........ اس وقت تک ہمارے ہاتھوں سے کامیابی ہونا مشکل ہے"۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

درخواست دعا

○ مکرم میجر ریٹائرڈ عبدالقادر صاحب ناظر دیوان تحریر فرماتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ جو عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں اب ان کی حالت مزید خراب ہو گئی ہے۔ اب منہ سے کچھ کھاتی پیتی نہیں ہیں۔ ناک کے راستہ خوراک کی نالی لگائی گئی ہے جس کے ذریعہ مائع خوراک دی جارہی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ معجزانہ رنگ میں شفا عطا فرمائے۔

○ مکرم قاضی شریف احمد صاحب ملتان چھاؤنی بہت کمزور اور بیمار ہیں۔ فالج کا حملہ بھی ہو چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائے۔

○ مکرم مولوی عبدالمالک صاحب معلم اصلاح و ارشاد پر فالج کا شدید حملہ ہوا ہے۔ اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم ضمیر احمد ندیم صاحب مربی سلسلہ ضلع نوشہرہ فیروز (سندھ) کی اہلیہ صاحبہ 20 روز سے بیمار ہیں اور الٹرا ساؤنڈ سے معلوم ہوتا ہے پتا میں پتھری ہے ہومیو پیتھک علاج جاری ہے۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ صحت و تندرستی والی لمبی عمر عطا کرے۔

نمایاں کامیابی

○ عزیزہ منصورہ باجوہ بنت مکرم مبارک احمد باجوہ صاحب سیکرٹری مال چک نمبر 33 جنوبی ضلع سرگودھا نے امسال میٹرک کے امتحان میں 725/850 نمبر حاصل کئے ہیں۔ اسی طرح پہلے مڈل کے امتحان میں 1993ء میں اپنی سب ڈویژن میں اول پوزیشن حاصل کی تھی۔ عزیزہ مکرم محمد شریف باجوہ صاحب (وفات یافتہ) باڈی گارڈ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کی پوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو مزید کامیابیوں سے نوازے۔

کبھی بزدلی ظاہر نہ کرنی چاہئے۔ بزدلی منافق کا نشان ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	**قیمت** 2 روپے 50 پیسے

12 تبوک 1374 ہش — 12 ستمبر 1995

دوسروں کو ساتھ لے کر آگے بڑھیئے

اپنے لئے تو انسان سب کچھ کرتا ہے۔ اپنی حیثیت کو بہتر بنانے کے لئے شب و روز تگ و دو میں مصروف رہتا ہے۔ اور یہ اس کا حق بھی ہے۔ یعنی وہ ایسا کرنے میں کلّی طور پر حق بجانب ہے لیکن کیا وہ جو کچھ کرتا ہے اس سے دوسروں کو بھی فائدہ پہنچتا ہے یا نہیں۔ یہ ایک بہت باریک ساخط ہے جو دو باتوں کے درمیان کھینچا جا سکتا ہے۔ بعض اوقات انسان اپنے لئے سب کچھ کرتا ہوا دوسروں کو گرانے کے درپے ہوتا ہے۔ وہ سمجھتا یہ ہے کہ اس کی بڑائی اسی میں ہے کہ دوسروں کو نیچا دکھایا جائے۔ اور وہ اس کے لئے ہر ممکن کوشش کرتا ہے۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ بعض لوگ جو کچھ اپنے لئے کرتے ہیں چاہتے ہیں کہ اس سے دوسروں کو بھی فائدہ پہنچے جو فائدہ وہ خود حاصل کرتے ہیں وہ بے شک ان کا اپنا ہی سہی لیکن ویسا ہی فائدہ دوسروں کو پہنچانے میں بھی وہ اپنے لئے کوئی نقصان نہیں دیکھتے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو معاشرے کو بہتر بناتے ہیں۔ خود بھی آگے بڑھتے ہیں دوسروں کو بھی آگے بڑھنے کا موقع دیتے ہیں اور اس طرح ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر اور قدم سے قدم ملا کر چلتے ہوئے اپنے ماحول کو بہتر سے بہتر بنانے کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ دراصل یہی وہ لوگ ہیں جو ایک دوسرے کے کام آتے ہوئے انسانیت کا فخر کہلا سکتے ہیں ان کے اخلاق اللہ تعالیٰ کے اخلاق کا نمونہ پیش کرتے ہیں۔ یہ جو کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اخلاق اپناؤ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنی عادات اور اپنے طریق کار اور اپنے جذبات کو اسی رنگ میں ڈھال لے جس میں اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق سے سلوک کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کے لئے مواقع بہم پہنچاتا ہے اگرچہ یہ انسان کا اپنا فرض ہے کہ وہ ان مواقع سے فائدہ حاصل کرے۔ لیکن جہاں تک مواقع بہم پہنچانے کا سوال ہے اللہ تعالیٰ کسی کو محروم نہیں رکھتا۔ نہ مذہب کے لحاظ سے نہ رنگ اور نسل کے لحاظ سے۔ کہتے ہیں۔ ہمتِ مرداں مددِ خدا۔ یہاں "مرداں" میں کوئی تخصیص نہیں کی گئی۔ کہ وہ لوگ کہاں کے ہوں۔ ان کا رنگ کیا ہو۔ اور ان کی نسل کیا ہو۔ ان کا مسلک کیا ہو۔ ان کا مذہب کیا ہو۔ جو شخص ہمت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ہمت کو نوازتا ہے۔ اور اسے بہتر سے بہتر بننے کا موقعہ دیتا ہے اسی طرح ہمارا فرض ہے کہ اپنے لئے سب کچھ کرنے کے باوجود دوسروں کو بھی اپنے ساتھ لے کر چلیں۔ کوئی شخص ایسا ہرگز نہ ہو جو ہماری وجہ سے نیچے کی طرف پھسلنا شروع ہو جائے۔ جس سے ہمارا کردار اوپر اٹھنے لگے۔ ایسا ہرگز نہیں ہونا چاہئے اس بات کے متعلق کہا گیا ہے کہ وہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کا ہم جلیس بد بخت نہیں ہوتا۔ اس کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ ان کے ساتھی کی قسمت کا ستارہ بلندی پر ہوتا ہے۔ ایک دوسرے کی مدد کرنا ایک دوسرے کا خیال رکھنا۔ ایک دوسرے کو بہتر بنانے کی کوشش کرنا۔ یہ انسانی خاصہ ہونا چاہیے اور یہی وہ بات ہے۔ جو ہمیں صحیح معنوں میں انسانیت کا سبق دیتی ہے اور ہمیں ویسا انسان بناتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بنانا چاہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے

اے خدا تیری عنایات کے صدقے جاؤں
کر سکے شکر، زباں ایسی کہاں سے لاؤں
تُو رگِ جاں کے قریب آ تو گیا ہے لیکن
فاصلہ یہ بھی بہت ہے تجھے کیسے پاؤں

ابو الاقبال

جو بن پڑے وہ شوق سے کرتے رہیں مگر
اولاد کو دعاؤں کا تحفہ ضرور دیں
کوشش کریں کہ ان کو ملے علم و آگہی
اور عجز و انکسار کا ان کو شعور دیں

رحم و کرم پہ اوروں کے ہرگز نہ چھوڑیئے
ایسا نہ ہو کہ ان کا گزارہ ہو مانگ کر
کھائیں پیئیں، ذرا سا پس انداز بھی کریں
رکھ جائیں کچھ تو آپ بھی بچّوں کے ہاتھ پر

یادِ یارِ ازل میں دل مصروف
اور ہاتھوں سے کام لیتا ہُوں
میں نہیں دیکھتا کسی کی طرف
اپنی کشتی کو آپ کھیتا ہُوں

آدمیّت کا شَرف کِبر سے مِٹ جاتا ہے
اپنی اکڑی ہوئی گردن کو ذَرا نرم کرو
تم سمجھتے ہو کہ دنیا میں تمہی تم ہو مگر
اپنے اوصاف کو گنتے ہوئے کچھ شَرم کرو

دوستی جن سے نبھانا ہو انہیں کچھ مت کہو
رابطے کی بات آپس میں کوئی ہو یا نہ ہو
دوستی کے واسطے بھُولیں نہ ہرگز یہ اصول
"من ترا حاجی بگویم تُو مرا حاجی بگو"

ابو الاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی۔

ذہنوں کو تیز کریں

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے ۳- مارچ ۱۹۳۹ء کو فرمایا:-

ہندوستان کی ۳۳ کروڑ آبادی ہے- اور سو میں سے ایک کے ذہین ہونے کے یہ معنی ہیں کہ اس ملک میں صرف ۳۳ لاکھ آدمی ذہین ہیں اب ۳۳ لاکھ' ۳۳ کروڑ کا بوجھ کس طرح اٹھا سکتے ہے گو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک فی صدی کی نسبت بھی خاص ہوشیار جماعتوں میں پائی جاتی ہو گی- عام جماعتوں میں ایک فی صدی کی نسبت بھی نہیں- اور اس کا احساس مجھے اسی وقت ہوا ہے کیونکہ جب میں نے ۳۳ کروڑ کا سواں حصہ ۳۳ لاکھ نکالا تو میری سمجھ میں یہ بات آئی کہ یہ اندازہ غلط ہے- کیونکہ ہندوستان میں ہرگز ۳۳ لاکھ ذہین آدمی نہیں ہیں اگر اتنے ذہین آدمی ہوتے تو اس ملک کی کایا پلٹ جاتی- ممکن ہے ہماری جماعت میں جسے ہر وقت علمی باتیں سنائی جاتی ہیں ایک فی صدی کی نسبت سے ذہین آدمیوں کا وجود پایا جاتا ہو لیکن اور جماعتوں میں ایک فی صدی کی نسبت بھی نہیں وہ کبھی بات کو چاروں گوشوں سے نہیں دیکھیں گے- اور ہمیشہ غلط نتیجہ پر پہنچیں گے- ابھی پچھلے سفر میں جب میں کراچی گیا تو وہاں بغداد سے ہماری جماعت کے ایک دوست میرے پاس آئے اور انہوں نے کھجوروں کا ایک بکس پیش کیا اور کہا کہ یہ کھجوریں بغداد کی جماعت نے بھجوائی ہیں- ہم کراچی میں ایک ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے تھے- اور اس کے دو کمرے ہم نے کرایہ پر لئے ہوئے تھے- ایک مردانہ تھا- ایک زنانہ میں نے وہ کھجوروں کا بکس اسی جگہ رکھوا دیا جہاں باقی اسباب پڑا تھا- اور پھر مجھے اس کا خیال بھی نہ رہا- جب ہم بمبئی پہنچے تو میری ہمشیرہ نے کسی موقعہ پر کھانا کھانے کے بعد کہا کہ اس وقت کچھ میٹھے کو جی چاہتا ہے میں چونکہ کھجوروں کا ان سے ذکر کر چکا تھا- اس لئے انہوں نے پوچھا کہ وہ کھجوریں کہاں گئیں- اس پر مجھے ان کا خیال آیا اور میں نے اپنے ہمرائیوں سے پوچھا کہ وہ کھجوروں کا بکس کہاں گیا- جن صاحب سے پوچھا تھا انہوں نے جواب دیا کہ ایک بکس تو ہمارے کمرے میں ضرور تھا- مگر چونکہ ہم قادیان سے وہ بکس نہیں لے گئے تھے- اس لئے میں نے اور میرے ہمراہی نے وہ بکس اسباب سے الگ کر کے رکھ دیا کہ شائد کسی اور کا ہو- میں نے انہیں بتایا کہ یہ بکس بغداد کی جماعت کی طرف سے بطور تحفہ آیا تھا اور میں نے اسباب میں رکھوا دیا تھا- جب کمرہ ہمارا تھا اور اسباب بھی ہمارا تھا تو آپ لوگوں کو یہ کیوں کر خیال ہوا کہ اسے الگ نکال کر رکھ دیں- کسی اور کا ہو گا- آخر دوسرے کسی شخص کو یہ خیال کیوں کر پیدا ہو سکتا تھا کہ وہ اپنا اسباب اٹھا کر ہمارے کمرے میں آکر رکھ جائے- لوگ تو دوسروں کا اسباب اٹھایا کرتے ہیں اپنا اسباب تو دوسرے کے گھر میں تو کوئی آکر رکھ نہیں جاتا- اس پر انہوں نے کہا کہ ہم نے سمجھا کہ کسی احمدی کا بکس ہو گا- میں نے کہا کہ اگر یہ خیال تھا تب بھی اسے ساتھ رکھنا چاہئے تھا کیونکہ اس وقت تو ہم وہ کمرہ خالی کر رہے تھے اور احمدی ہماری وجہ سے بھی وہاں آتے تھے- وہاں اسے چھوڑ دینے کے یہ معنے تھے کہ اپنے بھائی کا اسباب ضائع ہونے دیا جائے کیونکہ کمرہ خالی کر دینے کے بعد کون اس کی حفاظت کر سکتا تھا- اس صورت میں بھی آپ کا فرض تھا کہ بکس ساتھ رکھ لیتے اور جب ساحل سمندر پر دوست رخصت کرنے کے لئے آئے تو ان سے پوچھتے کہ اگر کسی دوست کا یہ سامان رہ گیا ہو تو وہ لے لیں- مگر سب سے مقدم یہ امر تھا کہ مجھ سے پوچھتے کہ یہ زائد سامان کیسا ہے- کوئی چیز یہاں سے تو نہیں خریدی- اس کو سن کر وہ دونوں دوست جن کے ذمے سامان کی حفاظت تھی مسکرا پڑے کہ جی خیال ہی نہیں آیا- اب یہ کتنی بڑی سادگی ہے- ایک کمرہ کرایہ پر لیا جاتا ہے- اس میں اپنا تمام اسباب رکھا جاتا ہے مگر روانگی کے وقت ایک بکس اسی جگہ چھوڑ دیا جاتا ہے اور سالار کارواں سے پوچھا تک نہیں جاتا کہ یہ صندوق بھی ہمارا ہی ہے یا کسی اور کا- کیا یہ ممکن نہیں تھا کہ میں نے خود کوئی سودا وہاں سے منگوایا ہو اور اسے صندوق میں بند کر دیا گیا ہو- مگر محض اس لئے اسے چھوڑ دیا گیا کہ قادیان سے چلتے وقت ہم اس صندوق کو اپنے ہمراہ نہیں لائے تھے- اور یہ خیال بھی نہیں آیا کہ دریافت تو کر لیا جائے کہ یہ صندوق ہے کس کا؟-

اگر وہ ذہانت سے کام لیتے تو انہیں چاہئے تھا کہ وہ اس صندوق کو بھی اٹھاتے اور مجھ سے پوچھتے کہ یہ کس کا ہے- جب وہ میرے کمرے میں پڑا ہوا تھا بہرحال میرا ہی ہو سکتا تھا- اگر دو مسافروں کا وہاں سامان ہوتا تب تو شبہ ہو سکتا تھا کہ یہ سامان شائد میرا ہے یا اس کا- مگر جب ان کمروں میں ہی ہم تھے تو کسی کی عقل ماری ہوئی تھی کہ وہ اپنا اسباب اٹھا کر ہمارے کمرے میں رکھ دے- یا گھر سے ٹرنک لا کر ہمارے ٹرنکوں میں ملا دے- پھر وہ کہنے لگے کہ ہم نے سمجھا شائد جماعت والوں کا اسباب ہے- حالانکہ اول تو ہم ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے تھے اور وہاں جماعت کا سامان کسی طرح نہیں آسکتا تھا لیکن اگر بالفرض ان کے نزدیک یہ کسی جماعت کے دوست کا ہی صندوق تھا- تو بہرحال انہیں یہ تو سمجھنا چاہئے تھا کہ اب ہم نے دوبارہ اس ہوٹل کے کمرے میں نہیں آنا- پس انہیں چاہئے تھا کہ وہ اس صورت میں بھی اس صندوق کو اٹھاتے اور جہاز پر لا کر دریافت کرتے کہ یہ کس احمدی کا صندوق ہے- اس طرح بات بھی کھل جاتی اور چیز بھی ضائع نہ ہوتی- کیونکہ اگر بالفرض وہ کسی احمدی بھائی کا سامان ہوتا تو بھی اس کی حفاظت ہمارے ذمہ تھی کیونکہ وہ ہمارے کمرہ میں تھا اور انہیں چاہئے تھا کہ دونوں صورتوں میں وہ اسباب اٹھاتے اور ساتھ لے جاتے مگر جب میں نے ناراضگی کا اظہار کیا تو کہنے لگے خیال ہی نہیں آیا اور یہی جواب ہے جو ہر ہندوستانی غلطی کے موقعہ پر دیا کرتا ہے اور جب اس سے بھی زیادہ ناراضگی کا اظہار کیا جائے تو دوسرا قدم وہ یہ اٹھاتا ہے کہ کہہ دیتا ہے غلطی ہو گئی- معاف کر دیجئے-

میں چاہتا ہوں کہ خدام الاحمدیہ اپنے کام میں اس امر کو بھی مد نظر رکھیں اور نوجوانوں کے ذہنوں کو تیز کریں-

---

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی۔

دعائے مستجاب

دعا کے بارے میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں-

بے حساب ذکر میں بھی خوبی ہوتی ہے اور باحساب ذکر میں بھی خوبی ہوتی ہے- باحساب میں تو یہ خوبی ہوتی ہے کہ انسان اس کے متعلق تعہد سے کام لیتا ہے- اور کوشش کرتا ہے کہ میں اتنی بار ضرور ذکر کروں- اور بے حساب میں یہ خوبی ہوتی ہے کہ انسان اپنے محبوب کو یاد کرتے وقت گنتی کو مد نظر نہیں رکھتا- بلکہ اپنے عشق کے تقاضہ کو پورا کرنے کے لئے ہر وقت اپنے محبوب کا نام زبان پر جاری رکھتا ہے- پس دونوں میں خوبیاں ہیں- باحساب میں بھی خوبیاں ہیں اور بے حساب میں بھی خوبیاں ہیں-

درحقیقت تسبیح و تحمید تو ایک ایسی چیز ہے جو اہل ایمان کے دل سے ہر وقت نکلتی رہتی ہے- کھانا کھا-تے ہوئے- پانی پیتے ہوئے- کپڑے پہنتے ہوئے- اٹھتے ہوئے- بیٹھتے ہوئے- چلتے ہوئے- ٹھہرتے ہوئے- سوتے ہوئے- جاگتے ہوئے- ہر وقت اور ہر حالت میں خدا کی طرف متوجہ رہتا ہے- اور بات بات پر اس کے منہ سے "پاک ہے اللہ" اور "سب تعریف اللہ کے لئے ہے" نکل جاتا ہے- اس لئے چاہے وہ باحساب ذکر کرتا ہو پھر بھی وہ بے حساب ہی بن جاتا ہے- اور وہی اصل ذکر ہوتا ہے جس ذکر کے لئے انسان کو چوبیس گھنٹے انتظار کرنا پڑے اور کہے کہ جب فلاں وقت آئے گا تو اس وقت ذکر کروں گا وہ ذکر نہیں کہلا سکتا- ذکر وہی ہے جو ہر وقت اور ہر حالت میں انسان کی زبان پر جاری رہے-

تعداد کے لئے بے شک ایک خاص وقت بھی مقرر کیا جا سکتا ہے- مگر محبت کے لحاظ سے وقت کے تعین کا خیال غلط ہوتا ہے- کیونکہ عشق میں انسان کی دونوں حالتیں ہوتی ہیں- عشق کی ایک حالت وہ ہوتی ہے جب انسان اور تمام کاموں سے فارغ ہو کر اپنے دوست سے باتیں کرنے میں مشغول ہو جاتا ہے- اور عشق کی دوسری حالت یہ ہوتی ہے کہ وہ خواہ اور کاموں میں لگا رہے اس کا دل اپنے محبوب کی طرف ہی ہوتا ہے- پس عشق دونوں باتوں کا تقاضا کرتا ہے- عشق یہ بھی چاہتا ہے کہ عاشق اپنے معشوق کے لئے اور کاموں سے فارغ ہو جائے- اور عشق یہ بھی چاہتا ہے کہ عاشق اپنے معشوق کا ہر وقت ذکر کرتا رہے- پس چونکہ یہ دونوں باتیں ضروری ہیں- اس لئے خواہ کوئی شخص ایک معین وقت میں ایک ہزار دفعہ (دعا) پڑھ لے اور ہزار دفعہ تسبیح کر لے پھر بھی جب وہ دوسرے اوقات میں بغیر گنتی کے اپنے محبوب کا ذکر کرے گا- تو ہزار جمع ان گنت ہو کر تو سب کا سب ذکر بے حساب بن جائے گا- یا فرض کرو- ایک شخص 33 دفعہ "پاک ہے اللہ" "سب تعریف اللہ کے لئے" کہتا ہے اور 34/ دفعہ "اللہ سب سے بڑا ہے" کہتا ہے اور پھر سارا دن بغیر گننے کے مختلف مواقع پر کبھی "پاک ہے اللہ" کہہ دیتا ہے کبھی "سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے" کہہ دیتا ہے اور کبھی "اللہ سب سے بڑا ہے" کہہ دیتا ہے تو گنتی شدہ تسبیح و تحمید و تکبیر میں ان گنت تسبیح و تحمید و تکبیر جب مل جائے گی تو سب تسبیح و تحمید ان گنت ہو جائے گی- اس طرح یہ دونوں چیزیں مل کر ایک صاحب ایمان کے عشق کو مکمل کرتی ہیں ورنہ اکیلی نہ یہ چیز اس کے عشق کو مکمل کرتی ہے- نہ وہ چیز اس کے عشق کو مکمل کرتی ہے- اگر یہی خیال آتا ہے کہ میں فلاں وقت ذکر کروں گا- آگے پیچھے نہیں کروں گا تو اس کے معنے یہ ہوں گے کہ وہ اپنے اوقات کو کلی طور پر خدا تعالیٰ کی یاد میں صرف کرنے کے لئے تیار نہیں- وہ اس بات کا منتظر رہتا ہے کہ مقررہ وقت آئے اور وہ ذکر کرے- حالانکہ صاحب ایمان وہی ہے جو ہر حالت میں خدا تعالیٰ کو یاد رکھے-

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کسی بزرگ کا یہ مقولہ سنایا کرتے تھے کہ

دست درکار و دل بایار

یعنی انسان کے ہاتھ تو کام میں مشغول ہونے چاہئیں اور اس کا دل اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونا چاہئے- اسی طرح ایک پنجابی صوفی کے متعلق مشہور ہے کہ ان سے کسی نے پوچھا کہ میں

باقی صفحہ 4 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابن العطاء

میرا کالم

ایک دن ایک ساتویں جماعت کا طالب علم ڈان کا پرچہ دینے آیا تو پرچہ میرے ہاتھ میں پکڑا کر بجائے اس کے کہ فوری طور پر چلا جاتا تاکہ جلدی جلدی پرچے تقسیم کرے میری طرف دیکھنے لگا اور کچھ دیر بعد اس نے کہا کہ آپ سے ایک بات کہنی چاہتا ہوں۔ کہو۔ کیا بات ہے۔ کہنے لگا کہ میں ایک غریب طالب علم ہوں۔ پڑھنا چاہتا ہوں۔ اور میرے پاس یعنی میرے والدین کے پاس پڑھائی کے لئے کافی رقم موجود نہیں ہے۔ میں ایک روزنامہ تقسیم کرتا ہوں اور اس سے مجھے کچھ پیسے مل جاتے ہیں۔ اگر آپ ایک اور روزنامہ مجھے لے دیں جس کی کچھ کاپیاں میں تقسیم کرسکوں۔ تو میری تعلیم کے اخراجات نکل آیا کریں گے۔ میں نے اس سے وعدہ تو کرلیا لیکن میں یہ بھی جانتا تھا کہ یہ کام اتنا آسان نہیں ہے۔ کیونکہ پہلے جو لوگ پرچے تقسیم کرتے ہیں ان میں سے کس سے کہا جائے کہ جتنے پرچے تقسیم کرتے ہو ان سے کم تقسیم کروا اور کچھ پرچے اس بچے کو دے دیا کرو۔ میں نے اسے اپنے وعدہ کے علاوہ یہ بھی بتایا کہ فلاں شخص جو اخبارات کا ایجنٹ ہے اس کے ساتھ بات کرو۔ کہنے لگا میں نے ایک سفارش تو ڈلوائی تھی لیکن کامیابی نہیں ہوئی اسی لئے آپ کی طرف رجوع کیا ہے کہ شائد آپ میری مدد کرسکیں۔

مدد تو میں کرسکوں گا یا نہیں یہ الگ بات ہے۔ لیکن مجھے اس بات سے خوشی ہوئی کہ یہ بچہ محنت مزدوری کرکے اپنی تعلیم جاری رکھنی چاہتا ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے فرمایا تھا کہ ہماری جماعت کا کوئی لڑکا میٹرک سے کم تعلیم یافتہ نہ ہو۔ میٹرک سے اوپر جانے کی کوشش تو کرنی ہی چاہئے۔ لیکن یہ نہیں کہ میٹرک سے بھی کم تعلیم ہو اور تعلیم چھوڑ دی جائے۔ بہرحال اس بچے نے میرے لئے خوشی کا سامان مہیا کیا۔ کیا ہی اچھا ہو کہ ہم بچپن ہی سے اس بات کی عادت ڈال دیں کہ بچہ خود کمانے بھی لگے اور پڑھتا بھی رہے۔

حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خاں صاحب کی ایک بات نہ میں کبھی بھولا ہوں نہ میں نے دوسروں کو یہ بات بتانے میں کوتاہی کی ہے۔ فرمانے لگے کہ ایک بہت بڑے امیر آدمی کا لڑکا میرا دوست بن گیا اس لئے کہ اس کا باپ میرا دوست تھا۔ میں نے دیکھا کہ اس نے ایک خاص حد تک جاکر تعلیم چھوڑی ہوئی ہے۔ میں نے اس سے پوچھا کہ آگے کیوں نہیں پڑھتے۔ تمہارا باپ تو بے انداز امیر ہے۔ جتنی رقم چاہو وہ تمہیں دے سکتا ہے۔ چوہدری صاحب فرماتے ہیں کہ اس نے میری طرف حیرانگی سے دیکھا اور کہنے لگا کہ کیا میں اپنے باپ سے روپیہ لے کر پڑھوں گا۔ اور پھر زندگی کی اس منزل پر۔ حالانکہ ابھی اس نے غالباً آٹھویں جماعت ہی پاس کی تھی۔ آٹھویں جماعت انگلستان میں جو بھی اسے کہتے ہیں۔ کہنے لگا میں کوشش کررہا ہوں کہ میں تھوڑا سا روپیہ کما لوں۔ اور پھر اس روپے سے اپنی تعلیم دوبارہ جاری کروں۔ میں اپنے باپ کے زیر احسان نہیں ہونا چاہتا۔ یہ بات اس طرف بھی توجہ دلا سکتی ہے کہ شائد اس کے اپنے باپ کے ساتھ تعلقات اچھے نہ ہوں۔ لیکن چوہدری صاحب فرماتے ہیں کہ ایسی کوئی بات نہ تھی۔ لڑکا غیور تھا۔ ویسے ہی جیسے بہت سے اور انگریز لڑکے غیور ہوتے ہیں۔ اس نے یہ نہیں چاہا کہ اپنے باپ پر بوجھ بنے۔ اس نے خود روپیہ کمایا اور تعلیم دوبارہ جاری کردی اور جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ یورپ کے ممالک میں تو اکثر بچے کوئی نہ کوئی کام بھی کرتے ہیں اور پڑھتے بھی ہیں۔ یہ نہیں کہ ان کے والدین کے پاس روپیہ نہیں ہے۔ بلکہ وہ بچے خود جانتے ہیں کہ ہمیں کام کی عادت پڑے۔ اور ہم اپنے روپیہ سے تعلیم حاصل کریں۔

میرے دو بیٹے انگلستان میں پڑھ رہے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ اخبار میں اخبار کی تقسیم کا اعلان تھا انہوں نے خط لکھ دیا۔ اور اس سے دو تین دن بعد ہی اس خط کا جواب ملا کہ یہ فہرست ہے آپ کو تین سو پرچے دئے جائیں گے آپ اس فہرست میں درج ناموں تک پہنچا دیا کریں۔ تین سو پرچہ تو خاصی تعداد ہے۔ لیکن بہرحال اخبار والے بھی۔ جیسا کہ بعض دیگر لوگ۔ طالب علموں کی مدد کرنا چاہتے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اگر یہاں بھی یہ رواج چل نکلے تو کتنے ہی ایسے بچے ہوں گے جو اپنی تعلیم کے لئے کچھ رقم حاصل کرکے اپنے والدین کی امداد کا باعث بنیں گے۔ بڑی عمر کے لوگ اخبار کے وینڈر بننے کی بجائے کوئی اور کام کرلیں۔ وہ تو بہت سے کام کر سکتے ہیں۔ لیکن بچوں کے لئے سب سے زیادہ آسان کام یہی ہے کہ سائیکل پر نصف گھنٹہ یا ایک گھنٹہ گھوم پھر کر وہ اخبارات تقسیم کریں۔ انہیں اپنی تعلیم کے لئے کچھ رقم مل بھی جائے گی۔ اور بچپن ہی سے ان کے دل میں وقار عمل کا جذبہ بھی پیدا ہوگا۔ عام طور پر تو ہمارے یہاں یہ سمجھا جاتا ہے کہ ایسا کام کوئی انتہائی غریب آدمی کا بچہ ہی کر سکے گا۔ اور شائد وہ بھی نہ کرسکے۔ وہ بھی ادھر ادھر دیکھے کہ لوگ مجھے یہ کام کرتا دیکھتے تو نہیں۔ لیکن اگر یہ عادت پڑ جائے جیسا کہ بعض دیگر ممالک میں یہ عادت پڑی ہوئی ہے تو ہم سمجھتے ہیں کہ تعلیم کو بھی فروغ ملے گا اور والدین کے لئے بھی آسانی پیدا ہوگی۔

پس ہم اخباروں کے ایجنٹوں سے یہ کہنا چاہیں گے کہ وہ اخبار کی تقسیم کے لئے سکولوں کے طالب علموں کی خدمات حاصل کریں۔ ایسا کرنے سے وہ قوم میں وقار عمل کا جذبہ پیدا کریں گے۔ اس لئے کہ یہ بچے جب بچپن ہی سے یہ کام کرنا شروع کریں گے تو انکے دل میں یہ یقین پیدا ہوگا کہ کام کرنا انسانی زندگی کے شرف کا باعث ہے۔

یادرفتگاں

محترم ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب

ڈاکٹر عبدالرفیق سمیع

مورخہ 6۔ اگست 1995ء کو ہمارے پیارے والد ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب ابن بابو عبدالغنی صاحب انبالوی جو کہ مولانا ابوالعطاء صاحب "خالد احمدیت" کے داماد تھے۔ بقضائے الٰہی لاہور میں 71 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ مورخہ 7۔ اگست 1995ء کو بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔

لندن میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے ازراہ شفقت میرے بڑے بھائی انجینئر عبدالبصیر سمیع صاحب اور بہنوں کو شرف ملاقات بخشا اور ان سے تعزیت اور ہمدردی فرمائی۔ اور مورخہ 25۔ اگست 1995ء بعد جمعہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب کا غائبانہ جنازہ پڑھایا۔ احباب جماعت اور غیراز جماعت احباب نے کثیر تعداد میں تشریف لاکر ہماری دلجوئی اور تعزیت کی۔ ہم تمام احباب اور جماعت حلقہ گارڈن ٹاؤن کے انتہائی ممنون اور شکرگزار ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ابوجان جہاں بھی سرکاری ملازمت کے دوران رہے۔ جماعت کے ساتھ منسلک رہے۔ جماعتی چندوں میں باقاعدہ تھے۔ زمانہ طالب علمی میں ہی یعنی 1949ء میں نظام وصیت میں شامل ہوگئے تھے۔

اپنی اولاد کی تربیت اور حصول تعلیم کا خاص خیال رکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے گیارہ بچوں سے نوازا۔ جن میں سے 9 بچے ڈاکٹر ایک انجینئر اور ایک کمپیوٹر پروگرامر ہے۔ تینوں بہوئیں ڈاکٹر ہیں۔ جبکہ چار داماد ڈاکٹر اور دو انجینئر ہیں۔ سب سے بڑے داماد ہوٹل مینجمنٹ میں ہیں۔

سب سے بڑی بیٹی ڈاکٹر امتہ الجبار سمیع صاحبہ۔ انیستھیسیٹسٹ اہلیہ مکرم نیاز احمد صاحب۔ انجینئر عبدالبصیر سمیع صاحب لندن کے روٹی پلانٹ بناتے ہیں۔ ڈاکٹر امتہ النصیر سمیع صاحبہ ماہر امراض چشم اہلیہ سرجن ڈاکٹر محمد اسلم صاحب ڈاکٹر امتہ السلام سمیع صاحبہ ماہر ناک کان و گلا اہلیہ انجینئر بشارت احمد صاحب پیر۔ ڈاکٹر عبدالرفیق سمیع صاحب ماہر امراض جلد۔ ڈاکٹر عبداللطیف سمیع صاحب۔ ماہر امراض ہڈی و جوڑ۔

ڈاکٹر امتہ المصور سمیع صاحبہ۔ ماہر امراض چشم اہلیہ ڈاکٹر ملک مسعود احمد صاحب۔ ڈاکٹر امتہ الجمیل سمیع صاحبہ پی ایچ ڈی (پاکستان دیو کے) اہلیہ انجینئر محمد اکرم صاحب ڈاکٹر امتہ الرزاق سمیع صاحبہ ایف آر سی ایس اہلیہ ڈاکٹر علی کارمائیکل۔ ڈاکٹر امتہ الشافی سمیع صاحبہ ایف آر سی ایس اور امتہ العظیم سمیع صاحبہ جو کہ کمپیوٹر پروگرامر ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ابو جان کے درجات جنت میں بلند فرمائے اور ہماری امی جان محترمہ امتہ الرحمان صاحبہ بنت مولانا ابوالعطاء صاحب "خالد احمدیت" اور ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

بقیہ صفحہ 3

کتنی دفعہ اللہ کا ذکر کیا کروں۔ انہوں نے فرمایا کہ

یاردا ناں لینا تے گن گن کے
یعنی محبوب کا نام لینا اور پھر گن گن کر۔

تو اصل ذکر وہی ہے جو اَن گنت ہو۔ مگر ایک وقت معین کرنے میں یہ خوبی ہوتی ہے کہ انسان اس وقت اپنے محبوب کے لئے اور کاموں سے بالکل الگ ہوجاتا ہے اور چونکہ یہ دونوں حالتیں ضروری ہیں اس لئے صحیح طریق یہی ہے کہ معین تعداد میں ان گنت ذکر ملا دیا جائے۔ پھر وہ سارے کا سارا ذکر ان گنت ہوجائے گا۔

گناہ پر دلیری کی وجہ بھی خدا کے خوف کا دلوں میں موجود نہ ہونا ہے۔ لیکن یہ خوف کیونکر پیدا ہو۔ اس کے لئے معرفت الٰہی کی ضرورت ہے۔ جس قدر خدا تعالیٰ کی معرفت زیادہ ہوگی اسی قدر خوف زیادہ ہوگا۔

ہر کہ عارف تر است ترساں تر

اس امر میں اصل معرفت ہے اور اس کا نتیجہ خوف ہے۔ معرفت ایک ایسی شئے ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے انسان ادنیٰ ادنیٰ کیڑوں سے بھی ڈرتا ہے۔ جیسے پسو اور بھڑ کی جب معرفت ہوتی ہے تو ہر ایک ان سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔ پس کیا وجہ ہے کہ خدا جو قادر مطلق اور علیم اور بصیر ہے اور زمینوں اور آسمانوں کا مالک ہے' اس کے احکام کے برخلاف کرنے میں یہ اس قدر جرات کرتا ہے۔ اگر سوچ کر دیکھو گے تو معلوم ہوگا کہ معرفت نہیں۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 95)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرزا محمد اقبال مربی سلسلہ

پھول.....قدرت کا ایک انمول تحفہ

جب ہم پھول کا لفظ زبان پر لاتے ہیں تو اس وقت حسن- خوبصورتی اور دلکشی کا حسین تصور بھی دل و دماغ میں خود بخود آجاتا ہے- اسی طرح جب کوئی شخص کسی چھوٹے سے اور بھولے بھالے کسی معصوم سے بچے کو دیکھتا ہے تو وہ کہہ اٹھتا ہے کہ کیسا پھول سا پیارا بچہ ہے؟ گویا وہ باغ یا باغیچہ جس میں رنگ برنگے پھول کھلے ہوئے ہوں یا کسی گھر میں من موہ لینے والے بچے ہوں تو وہ باغ اور گھر ہر کسی کی کشش کا باعث ہوتا ہے اور دل بے اختیار خدا تعالیٰ کی قدرتوں کے عجیب مناظر اور حسین جلووں کا معترف ہو جاتا ہے- ہاں اگر اس کے برعکس کسی گھر میں صرف مرد اور عورت ہو اور جس کے گھر میں پیارے اور پھولوں جیسے بچے نہ ہوں اس گھر کی طرف کم ہی رخ کرنے کو جی چاہتا ہے- یہی بات مزید دلکشی اور خوبصورتی والی بن جاتی ہے جب اس گھر کے صحن میں بچے بھی کھیل رہے ہوں اور باغیچہ بھی ہو جس میں رنگا رنگ کے پھول کھلے ہوئے ہوں- ایسا گھر جہاں خوشیوں سے بھرپور ہو گا وہاں اپنی خوبصورتی کے ساتھ پھولوں کی مہک سے ماحول کو معطر بھی کر رہا ہو گا-

یاد رہے کہ پھولوں کا تعلق محنت کا تقاضا کرتا ہے- کیونکہ قدرت کا یہ انمول تحفہ بغیر محنت اور توجہ سے حاصل نہیں ہوتا- مجھے یاد پڑتا ہے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے اہل ربوہ کو اپنے گھروں میں سبزیاں پیدا کرنے کی تلقین اور تحریک فرمائی تھی- اس ارشاد کا ایک مقصد تو یہ تھا کہ احباب سبزی میں خود کفیل ہوں- دوسرے گھروں کی خوبصورتی میں اضافہ ہو- تیسرے گھر کا زائد اور فالتو پانی گھر میں ہی استعمال ہو جائے اور اس طرح باہر گلی کوچہ میں کیچڑ اور گندگی پیدا نہ ہو- اس ضمن میں یاد آیا کہ ربوہ شہر کی خوبصورتی میں اضافہ کرنے کے لئے تزئین کمیٹی کی بھی تشکیل دی گئی جو پیارے آقا کے ارشادات کے ذریعہ احباب کو اس طرف توجہ گاہے بگاہے دلاتی رہتی ہے تاکہ ربوہ شہر کو خوبصورت بنانے میں ہر احمدی ربوہ کا رہائشی حتی المقدور کوشش کرے اور اس شہر میں ہر آنے والا اس کی خوبصورتی اور حسن سے متاثر ہو-

پھول کی عام اقسام دو ہیں ایک قدرتی- دوسرے بناوٹی- قدرتی قسم میں ہر قسم کے نباتاتی پھول- اور بناوٹی میں- کاغذ- پلاسٹک شیشے وغیرہ کے پھول شمار ہوتے ہیں- قدرتی پھولوں کی خوشبو سے فضا اور ماحول مہک اٹھتا ہے اگر صبح سویرے کسی پارک یا باغ میں جانے کا موقع ملے تو دل دلفریب اور حسین منظر سے خوش ہو جاتا ہے آنکھوں میں تروتازگی پیدا ہو جاتی ہے- گھر کے صحن میں اگر باغیچہ ہو تو کیا کہنے- ان پھولوں کا استعمال عموماً- قبروں- دفاتر اور بیاہ شادیوں کی تقاریب میں ہوتا ہے- یہ پھول گلے کا ہار بنتے ہیں- دوسری قسم میں کاغذ اور پلاسٹک کے پھول- یہ پھول بظاہر خوبصورت اور دلکش ہوتے ہیں مگر خوشبو سے عاری ہوتے ہیں ان پھولوں کا استعمال دفاتر اور گھروں کے ڈرائینگ رومز میں ہوتا ہے انہی کے متعلق بقول شاعر ۔

حقیقت چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

ایک تیسری قسم بھی پھولوں کی ہوتی ہے جو نہ نظر آتی ہے اور نہ ہی اکثر لوگوں میں اس کے وجود کا احساس پایا جاتا ہے- یہ قسم اپنے حسن میں اور اپنی دلکشی میں پہلی دونوں قسموں کے پھولوں سے کئی درجہ بہتر اور اعلیٰ ہے- وہ ہے خوش اخلاقی- جس کے متعلق کسی بزرگ اور دانا نے لکھا ہے کہ خوش اخلاقی ایک ایسا پھول ہے جس کی خوشبو سے سب لوگ کھنچے چلے آتے ہیں- گویا پھولوں کی یہ روحانی قسم سب لوگوں کو اپنا گرویدہ بنا لینے کی طاقت و قدرت رکھتی ہے- کاش ہر احمدی میں یہ صفت اور خوبی پیدا ہو جائے تا معاشرے میں حسن اور دلکشی پیدا ہو- یہ بات قابل ذکر ہے کہ پاکستان کے بڑے شہروں میں ہر سال موسم بہار میں پھولوں کی نمائش منعقد کی جاتی ہے جس میں مختلف اقسام اور رنگوں کے پھول کیاریوں کی شکل میں سجا کر عوام کو دکھائے جاتے ہیں اور اول آنے والوں کو انعامات دیئے جاتے ہیں- پھولوں کی تجارت بھی ہوتی ہے- ربوہ میں بھی موتیا اور گلاب کے ہار بکتے نظر آتے ہیں- کینیا- ایسٹ افریقہ سے ہر سال ہزاروں بلکہ لاکھوں شلنگز کے پھول یورپ کو بھیجے جاتے ہیں بعض کمپنیاں یہی کام کرتی ہیں جہاں وہ اپنے ملک کے لئے زرمبادلہ کماتی ہیں وہاں وہ اپنے عوام کو روزگار بھی فراہم کرتی ہیں-

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اگر پھول نہ ہوں تو پھل بھی پیدا نہ ہوں- اس کی زندگی اگرچہ مختصر سی ہوتی ہے مگر وہ دوسروں کی زندگی کے لئے بڑی مفید ہوتی ہے قدرت نے اسے اپنی اس تھوڑی سی زندگی کو قربان کرنے اور دوسروں کو زندگی عطا کرنے کا ذریعہ بنایا ہے- پھول سے ہی بیج اور پھل بنتے ہیں- سو اس لحاظ سے پھول قدرت کا انمول تحفہ ہیں- ماہرین نباتات نے اس کے متعلق درج ذیل تحقیق کی ہے وہ لکھتے ہیں-

"...جمالیاتی ذوق سے قطع نظر پھول پودے کا وہ حصہ ہوتا ہے جس کا تعلق تولید نسل سے ہوتا ہے اس میں نر- مادہ تولید زرگل یا زیرے کی شکل میں ہوتا ہے اور بیج دانی کے مادہ تولید کے خانے ہوتے ہیں- کچھ پودوں میں یہ دونوں حصے ایک ہی پھول میں ہوتے ہیں اور بعض پھولوں میں یہ الگ الگ ہوتے ہیں گویا قدرت نے پھول کو یہ خاص حیثیت دی ہے کہ وہ ترقی کر کے انسان اور دیگر مخلوق کی خوراک کا ذریعہ بنے مختصر یہ کہ پھول پودے کا نہایت اہم حصہ ہوتا ہے اس میں یہ صفت ہوتی ہے کہ اپنی خوبصورتی اور جمال کو قربان کر کے دوسروں کی زندگی کا ذریعہ بنے-"

(اردو انسائیکلوپیڈیا ص 422)

پھول کی تاریخ اور انسانی زندگی کے ساتھ جو اس کا تعلق ہے کے ضمن میں مذکورہ کتاب میں مزید لکھا ہے-

پھول: اہلِ روم پھولوں کی دیوی کو فلورا (Flora) کہتے تھے- یہ دیوی بہار اور شباب کی مظہر تھی چنانچہ اس کے احترام میں 240 ق م اور 173 ق م کے زمانے میں میلے منعقد ہوا کرتے تھے- ہر سال یہ میلے 28- اپریل اور 3- مئی کے درمیان منائے جاتے تھے- اس سے ملتے جلتے اب بھی موسم بہار میں یورپ کے اکثر شہروں میں منائے جاتے ہیں مگر اب یہ خالص موسمی تہوار ہیں اور ان کے ساتھ کسی قسم کی مذہبی عقیدت وابستہ نہیں (ص 423)

عام طور پر یہ محاورہ مشہور ہے کہ چراغ سے چراغ جلتا ہے- اسی طرح کیا ہی اچھا ہو اگر وہ گھرانے جن کے صحنوں میں رنگ برنگے پھول کھلے ہوئے ہیں اور ان کی خوشبو سے گھر کا ماحول اور فضاء مہکی ہوئی ہے وہ پھولوں کی نرسری یعنی پنیری یا اگر ہو سکے تو پھولوں کے بیج اپنے دیگر بھائیوں کو مفت دیں تاکہ وہ بھی اپنے گھروں کے صحنوں کو پھولوں سے بھر سکیں اور ان کی خوبصورتی کو دوبالا کر سکیں- میرے خیال میں یہ کام اگر وہ کریں تو کوئی وجہ نہیں کہ آگے یہ کام ہر بھائی نہ کر سکے- یہ کام لجنہ بھی کر سکتی ہے انصار اور خدام کے علاوہ اطفال بھی کر سکتے ہیں- کوئی مشکل نہیں- صرف پانی- کھاد اور جانوروں سے بچانے کی ضرورت ہے یہ کام اگرچہ محنت طلب تو ہے مگر کیا کیا جائے کیونکہ محنت کے بغیر چمن اور باغیچے میں رونق اور خوبصورتی پیدا نہیں ہو سکتی- بقول شاعر ۔

بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا-

اللہ تعالیٰ ہر احمدی گھرانے کو اپنے اپنے صحن پھولوں سے دلکش بنانے کی توفیق دے- آمین

دعا ایک زبردست طاقت ہے جس سے بڑے بڑے مشکل مقام حل ہو جاتے ہیں-
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

آپ کا خط ملا

مکرم میجر (ریٹائرڈ) اسلم جہانگیر خاں صاحب راولپنڈی سے لکھتے ہیں-

اخبار الفضل مورخہ ۱۶- اگست ۹۵ء میں محترم غلام محمد اختر صاحب وفات یافتہ کے حوالہ سے بعنوان "حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی شفقت" کے متعلق پڑھا- ایسے واقعات بہت ایمان افروز ہوتے ہیں- جو کہ احباب جماعت کی روحانی تربیت کا درجہ رکھتے ہیں- کہ آئمہ کس طرح دوستوں کو اپنی شفقت اور محبت سے نوازا کرتے تھے- محترم غلام محمد صاحب اختر سے ہمارے بہت محبت بھرے تعلقات تھے- جب ریلوے میں چیف پرسنل آفیسر تھے- تو چھٹیوں میں تمام بچوں کو لے کر ہمارے پاس حافظ آباد تشریف لاتے- دوستوں سے ملاقات کرتے اور دیہاتوں میں جماعتوں کا دورہ کرتے اور محبت بھری باتوں سے غیر از جماعت دوستوں کو بھی اپنا گرویدہ کر لیتے- ایک دفعہ خاکسار ربوہ میں انہیں ملنے کے لئے گیا- تو فخر سے وہ سوٹی جو حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے انہیں عنایت فرمائی تھی- مجھے دکھائی اور حضرت بانی سلسلہ کی دستار مبارک کا ٹکڑا اور چارپائی کا بان بھی دکھایا- اور فرمانے لگے کہ یہ ان کی زندگی کا اثاثہ ہے- اخبار الفضل میں ایسے واقعات لکھنے سے ایک بہت بڑی تحریک پیدا ہوتی ہے- اور اس قسم کا نایاب تحفہ ایک زندگی کا سرمایہ ایسے خاندانوں کے لئے ہوتا ہے-

اسی طرح کے کچھ واقعات خاکسار کے ساتھ بھی پیش آئے- جو کہ آپ کی خدمت میں تحریر کر رہا ہوں- ۱۹۶۹ء میں خاکسار ڈسٹرکٹ ایگریکلچرل سپلائی آفیسر ضلع دادو سندھ میں تعینات تھا- جب بھی لاہور میٹنگ وغیرہ کے لئے آتا- یا رخصت پر تو ربوہ میں حضرت امام جماعت الثالث کی ملاقات کے لئے ضرور ربوہ آتا اور دعا کے لئے اکثر دادو سے خط لکھتا رہتا- ایک دفعہ ربوہ آیا- تو عصر کی عبادت ہو رہی تھی- جماعت میں شامل ہو گیا- تو دل میں سوچا کہ حضرت صاحب عبادت کے بعد تشریف لے جائیں گے- ملاقات کا وقت مشکل ہو جائے گا- اس وقت پرائیویٹ سیکرٹری محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ تھے- ان سے ذکر کیا- تو انہوں نے کہا- کہ آپ فوراً دارِ امامت کی سیڑھیوں کے پاس کھڑے ہو جائیں- اللہ نے چاہا تو ضرور ملاقات ہو جائے گی- خاکسار عبادت کے فوراً بعد سیڑھیوں کے پاس کھڑا ہو گیا- حضرت صاحب نے دیکھتے ہی فرمایا "دادو خاں آپ کب آئے" کیونکہ دادو سے خط خدمت میں لکھتا رہتا تھا- تو محبت سے اس نام سے پکارا- خاکسار نے عرض کیا کہ آج ہی آیا ہوں- اپنی اچکن کی جیب میں ہاتھ ڈالا- اور ایک سفید رومال جیب سے نکالا جس سے محبت بھری خوشبو آ رہی تھی- خاکسار کے

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

جنیوا میں بات چیت اور سربوں پر حملے

جنیوا میں سربوں' بوسنین مسلمانوں اور کروشیا کے نمائندوں کی بات چیت شروع ہو چکی ہے۔ ان کے ساتھ پانچ رکنی رابطہ گروپ کے ممالک امریکہ روس برطانیہ فرانس اور جرمنی کے نمائندے بھی بات چیت میں شریک ہیں۔ اور اس بات چیت کا محور قریباً ڈیڑھ سالہ پرانا وہ امن سمجھوتہ ہے جس کے تحت سربوں کو ۵۱% علاقہ اور بوسنین مسلمانوں اور کروٹس کو ۴۹% حصہ دینا طے پایا تھا۔ اور اس منصوبے کے تحت سربوں کو ۲۰ فیصد مقبوضہ علاقہ خالی کرنا تھا کیونکہ اس وقت سرب بوسنیا کے ۷۰% علاقے پر قابض ہیں۔ بوسنیا کے مسلمان اور کروٹس اس منصوبے کو قبول کر چکے ہیں۔ جبکہ سربوں نے مسلسل ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس منصوبے کو رد کر دیا تھا۔

شاید بوسنیا کے مسلمانوں کی دعائیں سنی گئی ہیں۔ کیونکہ سربوں پر مسلسل بمباری کے سائے میں یہ بات چیت ہو رہی ہے اور نیٹو اور اقوام متحدہ کے ذرائع کا کہنا تھا کہ یہ بمباری اس وقت تک جاری رہے گی جب تک سرب امن منصوبے پر راضی نہیں ہو جاتے اور جنگ ختم نہیں ہو جاتی۔

بوسنیا سے ملنے والی خبروں کے مطابق نیٹو کے طیاروں کے فضائی حملے جو دو تین دن کے وقفے سے شروع ہوئے تھے برابر جاری ہیں۔ سربوں کی کئی چوکیاں اور اسلحے کے ذخائر تباہ کر دیئے گئے ہیں اور اب نیٹو کے طیاروں نے سربوں کے زیر قبضہ علاقوں میں سڑکوں اور پلوں کو تباہ کرنا شروع کر دیا ہے تاکہ سربوں کی نقل و حرکت کو منجمد کر دیا جائے اور ان کی حملے کی صلاحیتیں مفلوج کر دی جائیں۔ اور اس طرح سے سربوں کو مزید جارحانہ حملوں سے باز رکھا جائے۔

آئندہ چند دنوں میں پتہ چل سکے گا کہ سربوں کا رد عمل کیا ہے۔ کیا وہ اپنی ظالمانہ خونریزیوں سے باز آجائیں گے یا ابھی اور فضائی حملوں کا سامنا کریں گے۔

○○○

بی بی سی کے سری نگر دفتر میں بم دھماکہ

سری نگر میں بی بی سی کے دفتر میں دن کے تین بجے ایک عورت جس نے برقعہ اوڑھا ہوا تھا داخل ہوئی۔ اس نے اپنا تعلق مقبوضہ کشمیر کی خواتین مجاہدین تنظیم دختران ملت سے بتایا۔ اس عورت نے ایک پارسل دیا اور دفتر سے چلی گئی۔ اس کے جانے کے بعد مقامی جرنلسٹ مسٹر مشتاق علی نے یہ پارسل کھولا پارسل کھولتے ہی بم کا شدید دھماکہ ہوا اور مسٹر مشتاق علی شدید زخمی ہو گئے جن کو فوری طور پر ہسپتال پہنچایا گیا۔ جو دو دیگر افراد زخمی ہوئے ان میں بی بی سی سری نگر کے بیورو چیف مسٹر یوسف جمیل بھی شامل ہیں۔ بی بی سی کا یہ دفتر اسی علاقے میں واقع ہے جسے سری نگر کا ہائی سیکیورٹی زون سمجھا جاتا ہے اور جہاں پچھلے کار بم کے ایک دھماکے میں ۱۳۔ افراد ہلاک ہو گئے تھے۔

مقبوضہ کشمیر میں کام کرنے والے صحافی حکومت اور مجاہدین دونوں اطراف سے شدید دباؤ کا شکار رہتے ہیں۔ مسٹر یوسف جمیل کو حکومت نے ایک بار نظر بند کر دیا تھا۔ اور آج سے چند ماہ قبل مجاہدین نے بعض صحافیوں کو اغوا کر لیا تھا اور ان کی رہائی مجاہدین کے مطالبات پورے کرنے کے بعد عمل میں آئی۔ مقبوضہ کشمیر میں صحافی نہایت سخت مشکل حالات میں کام کرنے پر مجبور ہیں۔ یہ پارسل دراصل مسٹر جمیل یوسف کے لئے تھا اس پر انہی کا نام لکھا تھا اور جلی الفاظ میں 'امانت' بھی لکھا تھا۔ مگر یہ مسٹر مشتاق نے کھول لیا۔

○○○

فرانس کا ایٹمی دھماکہ

فرانس نے گذشتہ پیر کو جنوبی بحرالکاہل کے جزیرے تاہیٹی میں ایٹمی دھماکہ کیا۔ اس کی طاقت ہیروشیما پر پھینکے گئے بم سے ۲۰ گنا زیادہ تھی۔ تاہیٹی ایک جزیرہ ہے۔ جس پر فرانس نے قبضہ جمائے رکھا تھا۔ بعد ازاں اس کے دفاع کی ذمہ داری قبول کر کے اسے دیگر معاملات میں خود مختار کر دیا گیا تھا۔ تاہیٹی میں فرانس کے ان تجربات کے خلاف شدید رد عمل ہو رہا ہے۔ دو دن سے جزیرے میں شدید ہنگامے ہو رہے ہیں۔ مظاہرین نے دکانوں کے شیشے توڑ ڈالے۔ دکانوں کو آگ لگا دی۔ ایک روز قبل ان مظاہرین نے ائرپورٹ پر بھی آگ لگا دی تھی۔ دنیا کے کئی ممالک نے فرانس کے ایٹمی تجربات کی مذمت کی ہے۔ چلی اور نیوزی لینڈ نے فرانس سے اپنے سفیروں کو واپس بلا لیا ہے۔ نیوزی لینڈ نے یہ معاملہ عالمی عدالت انصاف میں لیجانے کا اعلان کیا ہے۔ امریکہ' برطانیہ اور آسٹریلیا نے بھی ان تجربات کی مذمت کی ہے۔

فرانس نہ صرف اپنے ارادے پر قائم ہے بلکہ پہلا ایٹمی تجربہ کرنے کے بعد اس نے یہ بھی کہا ہے کہ وہ مزید ۷۔ ایسے تجربات کرے گا۔ ۱۹۹۱ء کے بعد جنوبی بحرالکاہل میں یہ پہلا ایٹمی تجربہ ہے۔

○○○

دوسری سالانہ علمی ریلی اطفال الاحمدیہ پاکستان

دوسری سالانہ علمی ریلی مجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان 24 تا 26۔ اگست 1995ء منعقد ہوئی۔ اطفال الاحمدیہ میں علمی مسابقت اور دینی ذوق کو اجاگر کرنے کے لئے مجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان نے گزشتہ سال سے ایک علمی ریلی کا آغاز کیا پہلی ریلی منعقدہ اکتوبر 1994ء ایک تجرباتی کوشش تھی۔ اس ریلی میں دو مقابلہ جات دینی معلومات اور بیت بازی شامل تھے۔ امسال علمی ریلی میں سات مقابلے ہوئے جن میں تلاوت' نظم' تقریر' کتاب تذکرۃ الشہادتین' معلومات اور بیت بازی کے مقابلے شامل تھے۔ ان مقابلوں میں شرکت کے لئے ہر علاقے سے تین تین اطفال شامل ہوئے جبکہ بیت بازی اور معلومات میں تین اطفال پر مشتمل ٹیم نے علاقے کی جانب سے شرکت کی۔

یہ علمی ریلی محض تین ایام پر ہی مشتمل نہ تھی۔ بلکہ ریلی میں ہونے والے تمام مقابلہ جات پہلے مجلس اور ضلع اور پھر علاقہ کی سطح پر ہوئے۔ ان مقابلوں سے منتخب ہونے والے اطفال نے مرکزی علمی ریلی میں شرکت کی۔ اس طرح یہ ریلی جزوی طور پر ہر مجلس میں منعقد ہوئی اور پاکستان بھر کے اطفال اس ریلی میں شامل ہوئے۔

افتتاح: 24۔ اگست کو رات 8 بجے مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر امور خارجہ نے ایوان محمود ہال میں ریلی کا باقاعدہ افتتاح کیا۔

"افتتاحی خطاب میں انہوں نے اطفال کی علمی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے لئے مجلس اطفال الاحمدیہ کی مساعی کو سراہا اور علمی مقابلوں کی ضرورت اور اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ افراد جماعت کی علمی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے لئے مقابلہ جات بہت ضروری ہیں۔ اور حضرت بانی سلسلہ نے بھی اس ضرورت کو محسوس کیا تھا اور احباب جماعت کو دسمبر کے مہینے میں قادیان آکر کتب حضرت بانی سلسلہ کا مطالعہ کرنے اور ان کا امتحان دینے کی خواہش کا اظہار کیا تھا۔ اگرچہ آپ کی یہ خواہش عملی صورت اختیار نہ کر سکی تاہم اس اقدام سے علمی مقابلوں کی اہمیت کی وضاحت ہوتی ہے۔ پس مجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان کی یہ کوشش حضرت بانی سلسلہ کی خواہش کی عملی تصویر ہے۔ اور اطفال الاحمدیہ پاکستان اس کوشش پر مبارک باد کی مستحق ہے"

اس افتتاحی تقریب میں تلاوت مکرم حافظ محمد ظفراللہ صاحب ربوہ نے کی اور بوجہ صدر مجلس و نائب صدر کے بیرون از ربوہ جماعتی دورہ پر ہونے کے' قائمقام نائب صدر خدام الاحمدیہ نے اطفال کا عہد دہرایا۔ اس تقریب میں متعدد بزرگان سلسلہ اور ناظمین اطفال اضلاع و علاقہ نے بھی شرکت فرمائی اور تقریب کی رونق کو دوبالا کیا۔

انتظامیہ: اس ریلی کے نگران اعلیٰ مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان تھے۔ جبکہ نائب نگران اعلیٰ مکرم حافظ عبد الاعلیٰ طاہر صاحب نائب مہتمم اطفال تھے۔

اختتامی تقریب و تقسیم و انعامات:

مورخہ 26۔ اگست کو ایوان محمود ہال میں ایک پروقار تقریب منعقد ہوئی۔ خوبصورت ہال دلکش نظارہ پیش کر رہا تھا۔ تلاوت کلام الٰہی کے بعد جو کہ ذاکر مسلم بٹ صاحب نے کی' محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے اطفال کا عہد دہرایا اور پھر نظم جو کہ مکرم سید عطاء الواحد صاحب رضوی نے پڑھی' کے بعد ربوہ کے تین اطفال نے خوبصورت آواز میں ترانہ احمدیت پڑھا۔ اس کے بعد منتظم اعلیٰ نے ریلی کی رپورٹ پیش کی۔ اختتامی تقریب کے مہمان خصوصی صاحبزادہ مرزا غلام احمد ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد مقامی و قائمقام ناظر اعلیٰ تھے۔ انہوں نے امتیازی پوزیشن حاصل کرنے والے اطفال میں انعامات و سندات تقسیم کیں اور مختصر خطاب فرمایا۔

انہوں نے خطاب میں اطفال کو نصیحت فرمائی کہ پاکستان اگرچہ مالی لحاظ سے جرمنی سے پیچھے رہ گیا ہے لیکن علمی برتری کا جو اعزاز اہل پاکستان کو حاصل ہے اسے ہمیشہ قائم رکھیں۔ آخر میں انہوں نے جملہ انتظامات کو سراہا اور انتظامیہ کو مبارکباد پیش کی۔

اس کے بعد دعا ہوئی اور تمام مہمانوں کی خدمت میں ظہرانہ پیش کیا گیا۔

حاضری: 1994ء میں ہونے والی علمی ریلی میں 12 علاقوں کے 88 اطفال نے شرکت کی تھی جبکہ امسال بفضل تعالیٰ 13 علاقوں سے 240 اطفال نے ریلی میں شرکت کی۔

ان کے علاوہ 40 زائرین بیرون ربوہ سے تشریف لائے اور ربوہ کے زائرین اور مہمان ان کے علاوہ تھے۔

اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ اس کی اطاعت و محبت کس رنگ سے ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

اطلاعات و اعلانات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ولادت

○ مکرم منصور احمد جاوید چٹھہ صاحب دارالعلوم غربی ربوہ مراقب خدام الاحمدیہ پاکستان کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 4.9.95 کو اپنے فضل سے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ نے ازراہ شفقت بچے کا نام کامران احمد طاہر عطا فرمایا ہے۔ بچہ وقف نو میں شامل ہے جو مکرم ولایت محمد طاہر صاحب چٹھہ کا پوتا۔ اور مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب آف کھوسکی سندھ کا نواسہ ہے۔ اور مکرم محمود احمد مبشر صاحب گوندل درویش قادیان کا پڑنواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک خادم دین بنائے۔

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم ناصر حفیظ ملک صاحب کو 8.8.95 کو بیٹے اور مکرم طارق حفیظ ملک صاحب کو 24.5.95 کو بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام طاہر حفیظ ملک اور نومولودہ کا نام ماھم تجویز ہوا ہے۔ ہردو مکرم ملک عبدالحفیظ صاحب سلطان پورہ لاہور حال امریکہ کے پوتا۔ پوتی اور مکرم ملک محمد صادق صاحب اسلام آباد کے نواسہ۔ نواسی ہیں۔

احباب کرام سے ہردو کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

○ مکرم ڈاکٹر سعید احمد صاحب سیکرٹری مال میرپورخاص سندھ کی والدہ صاحبہ کو گرنے کی وجہ سے پسلی پر چوٹ لگ گئی ہے زیر علاج ہیں۔ مکمل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرمہ فاطمہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم محمد حسین صاحب محلہ نصیر آباد حلقہ سلطان کے پتہ کا اپریشن فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہوا ہے تکلیف اور کمزوری بہت ہے احباب سے اپریشن کے کامیاب اور بعد کی پیچیدگیوں سے بچنے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرمہ امتہ الباسط صاحبہ اہلیہ مکرم مسعود احمد صاحب واہلہ آف نارووال کئی روز سے بلڈ پریشر اور دیگر عوارض کی وجہ سے علیل ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

منگل 12- ستمبر 1995ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 سیرۃ النبی ﷺ
4-00 طبی معاملات بچوں کی صحت کی نگہداشت
4-30 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے سبق نمبر 19- حصہ اول
5-00 خبریں
5-30 احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل۔ المائدہ پکانے کا پروگرام
6-00 نیچرل کیور۔ ہومیو پیتھی کلاس
7-00 نظم
7-10 کینیڈا اسپیکس۔ ہمارے دوستوں سے ملئے
7-50 لقاء مع العرب
8-50 کل کے پروگرام

بدھ 13- ستمبر 1995ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 درس حدیث
4-00 یوروفائل
4-30 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے سبق نمبر 19 حصہ دوم
5-00 خبریں
5-30 -
6-00 کلام الٰہی کلاس۔ ترجمہ کلام الٰہی کلاس (دوبارہ ٹیلی کاسٹ)
7-00 نظم
7-05 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی
7-30 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی سیرۃ رفقائے حضرت بانی سلسلہ عالیہ۔ حضرت حافظ معین الدین صاحب از لئیق احمد صاحب
7-50 لقاء مع العرب
8.50 کل کے پروگرام

بقیہ صفحہ 1

حکومت والے ان کی خوشامد کرتے ہیں کہ آپ جو کہتے ہیں۔ ہم وہی مانتے ہیں۔ اس ذریعہ سے خدا نے یورپ کو بتایا ہے کہ انسان ہزاروں چیزوں کا محتاج ہے۔ اور ان کا محتاج ہے جن کو وہ ادنیٰ کہتا ہے۔ یہ نیا عقیدہ نہیں۔ یہ نیا فلسفہ نہیں۔ جیسا کہ آج کل کے نادان تعلیم یافتہ یا جاہل تعلیم یافتہ خیال کرتے ہیں۔ بلکہ یہ ایک عذاب ہے جو خدا نے بھیجا ہے کہ ان لوگوں کا جو متکبر ہیں تکبر ٹوٹ جائے۔

(-) یاد رکھو کہ اتباع اچھی بات کی کی جاتی ہے۔ عذابوں کی اتباع نہیں کی جاتی۔ لوگوں میں عادت ہے کہ بعض لوگ اگر ایک خاص قسم کا کوٹ یا قمیض یا پاجامہ پہنیں تو اور لوگ بھی اسی طرح کے کپڑے پہننے لگیں گے، لیکن تم نے یہ نہیں دیکھا ہوگا کہ کہیں ہیضہ پڑا ہو۔ اور لوگ اس خیال سے مرنے لگیں کہ ہیضہ میں مرنا بھی ایک فیشن ہے۔ پاجامہ پہننے لگتے ہیں کہ ایک فیشن ہے، لیکن جن دنوں طاعون پھوٹا ہو ایسا نہیں کرتے کہ طاعون کے کیڑے لے کر کھا جائیں اور مر جائیں۔ ایم۔ اے اور بی۔ اے ہوتے ہیں، لیکن انفلوانزا میں مرنا شروع نہیں کرتے کہ ہماری اولاد اس کا فخر کرے گی کہ ہمارے بڑے انفلوانزا میں مرے تھے ان کو کیوں نہیں فیشن کی طرح اختیار کرتے۔ اس لئے کہ وہ محسوس کرتے ہیں کہ انفلوانزا ایک عذاب ہے۔

جس طرح یہ امراض ایک جسمانی عذاب ہیں۔ اسی طرح تکبر ایک روحانی عذاب ہے۔ لوگ جسمانی عذاب کی نقل نہیں کرتے، روحانی کی کرتے ہیں۔ جو لوگ تکبر کرتے ہیں۔ ان کی ایسی ہی مثال ہے۔ جیسا کہ چیتا اپنی زبان کو کسی کھردری چیز پر گھسے اور اس میں سے خون نکلے اور وہ اس کو چاٹے اور خیال کرے کہ کیا مزا آتا ہے۔ اگرچہ اب وہ مزا لیتا ہے، لیکن درحقیقت وہ اپنی زبان کھا رہا ہے۔ کچھ مدت تو مزا آئے گا اور نتیجہ اس کی موت ہوگی۔

میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اچھی باتوں کو اخذ کریں۔ جو باتیں دین کے اور اخلاق فاضلہ کے خلاف ہوں۔ ان کو چھوڑ دو۔ خود پسندی کو چھوڑ دو۔ اطاعت دینِ حق کے ماتحت عزت کی چیز ہے۔ اس پر قدم مارو۔ اور تکبر ایک ایسی بلا ہے۔ جو تمہیں خطرناک گڑھوں میں گرا دے گی۔

(از خطبہ 15- جولائی 1919ء)

بقیہ صفحہ 5

ہاتھ میں دے دیا۔ اور بڑی گرمجوشی سے مصافحہ کیا اور فرمایا کہ تمہارے لئے بہت دعائیں کرتا ہوں یہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کی شفقت تھی۔ آج تک رومال خاکسار کے پاس ہے۔ اور اسی طرح خوشبو آ رہی ہے جو کہ آج سے قریباً ۲۶ سال پہلے آئی تھی۔ اسی طرح کا دوسرا واقعہ ہے۔ کہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث حسب معمول کوہ مری تشریف لائے ہوئے تھے۔ چوہدری احمد جان صاحب اور مکرم چوہدری عبدالحق ورک صاحب امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد نے فرمایا کہ حضرت صاحب کی ملاقات کے لئے کوہ مری جانا ہے ہم کوہ مری پہنچے ملاقات کے لئے اطلاع بھجوائی گئی۔ ایک کمرہ میں حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات ہوئی از راہ شفقت چائے پلائی گئی۔ آدھ گھنٹہ کی ملاقات کے بعد اجازت لی۔ تو خاکسار کو فرمایا۔ کہ آپ ٹھہر جائیں۔ اپنی اچکن کی جیب سے بٹوا نکالا اور ۱۰ روپے کے نوٹ پر دستخط فرما کر خاکسار کی جیب میں ڈالا۔ یہ واقعہ ۱۹۷۲ء کا ہے اور آج تک یہ محبت بھری شفقت کی نشانی خاکسار کے پاس محفوظ ہے۔

ایک اور واقعہ ایبٹ آباد کا ہے۔ محترم چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعت راولپنڈی نے خاکسار کو فرمایا۔ کہ آج جمعہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کی اقتداء میں ایبٹ آباد میں پڑھنا ہے۔ جمعہ سے پہلے ہم وہاں پہنچ گئے۔ جمعہ کے بعد کوٹھی کے برآمدہ میں چوہدری احمد جان صاحب اور خاکسار حضرت صاحب کے پاس بیٹھ گئے جماعت کے متعلق اور دیگر موضوعات پر باتیں ہوئیں۔ قریباً بیس منٹ کے بعد واپسی کی اجازت عطا ہوئی۔ جب چلنے لگے تو حضرت صاحب نے ایک خوبصورت پارکر کا قلم دعا کرکے خاکسار کو عنایت فرمایا۔ تو چوہدری احمد جان صاحب نے عرض کیا کہ جب آپ سے کوہ مری میں ملاقات ہوئی تو اسے ۱۰ روپیہ کا نوٹ دستخط فرما کر دیئے۔ ایبٹ آباد آئے تو پارکر کا قلم دیا ہے۔ حضرت صاحب نے مسکرا کر فرمایا۔ کہ "میری اور اس کی خاص باتیں ہیں" وہ قلم خاکسار کے پاس ہے اور بعض دفعہ فخریہ یہ اشیاء دوستوں کو دکھلاتا ہوں۔ اور ایمان تازہ ہوتا ہے۔ یہ لکھنے کا مقصد ہے کہ ہم گنہ گاروں غلاموں کے ساتھ کتنی شفقت ہوتی ہے۔ اور آئندہ نسلوں کے لئے ایک فخر کا مقام ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کے احباب کو ہر شر سے محفوظ رکھے اور اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

خاکسار جب ۱۹۸۷ء میں جلسہ لنڈن کے موقعہ پر لندن گیا۔ تو حضرت صاحب سے ملاقاتیں ہوئیں خاکسار کی بیٹی اور داماد عزیزم کلیم احمد بھی جرمنی سے آئے ہوئے تھے۔ حضرت صاحب نے بڑی محبت اور شفقت کے ساتھ خاکسار کے ساتھ ۵ عدد فوٹو دفتر میں کھچوائے۔ کہیں خاکسار کا ہاتھ اپنے دست مبارک میں پکڑا ہوا ہے۔ کہیں معانقہ کیا جا رہا ہے۔ کہیں خاکسار کی بیٹی اور بچوں کے ساتھ فوٹو لیا جا رہا ہے۔ وہ سب فوٹو انلارج کروا کر راولپنڈی میں گھر رکھے ہوئے ہیں۔ اکثر دوستوں نے دیکھے ہیں۔ اور خاکسار کو بڑا خوش قسمت سمجھا ہے۔ لیکن سب سے بڑی شفقت جو لندن میں فرمائی اور جس پر خاکسار کو ناز ہے۔ جب آخری ملاقات کی گئی اور روانگی پر دعا کی درخواست کی۔ تو حضرت صاحب نے اپنا ایک خوبصورت رنگین فوٹو عنایت فرمایا۔ جس پر دستِ مبارک سے تحریر فرمایا۔ "مکرم پیارے میجر اسلم حیات کے لئے دلی دعاؤں اور محبتوں کے ساتھ" راولپنڈی میں یہ فوٹو دوستوں نے میرے گھر میں رکھا ہوا دیکھا ہے۔ جس پر خاکسار اور خاندان کو فخر ہے۔ سوچتا ہوں۔ ہم خادم کہاں اور یہ شفقت۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عنایت ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 10- ستمبر-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 26 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 35 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے لاہور میں رہ کر پنجاب کی نئی حکومت کے قیام کے لئے اپنا مشن مکمل کر لیا ہے۔ پی ڈی ایف کی طرف سے کل تعداد ۱۳۸ ہو گئی ہے۔ جبکہ پیپلز پارٹی کی طرف سے ۱۴۰ سے زائد ارکان کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ پیپلز پارٹی کے مخدوم الطاف نے کہا ہے کہ ہمارے پاس ۱۵۰۔ ارکان ہیں۔ سابق وزیر اعلیٰ منظور احمد وٹو کے ساتھ جانے والے ارکان واپس آ گئے ہیں۔ واپس آنے والوں میں پیپلز پارٹی ۴' آزاد' جونیجو لیگ اور سپاہ صحابہ کا ایک ایک رکن اور دو اقلیتی ارکان شامل ہیں۔ مسلم لیگ (ن) کے آٹھ ارکان پہلے ہی آ چکے ہیں۔

○ مسلم لیگ (ج) کے صدر مسٹر حامد ناصر چٹھہ نے کہا ہے کہ وٹو نے ہمارے ارکان کو زبردستی رکھا ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ابھی نئے وزیر اعلیٰ کا فیصلہ نہیں ہوا۔ ہمارا معاہدہ اعتماد کے ووٹ کا ہے۔ جو اکٹھا دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے کسی رکن کو لالچ دیا نہ زبردستی کی لوگ جان چھڑوا کر ہمارے پاس آ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وزارت اعلیٰ کا مسئلہ مل بیٹھ کر طے کریں گے ورنہ علیحدگی کا راستہ موجود ہے۔ گورنر راج جمہوریت کے لئے اچھا نہیں۔ میں اور بے نظیر بے یقینی کو جلد ختم کرنا چاہتے ہیں۔ فی الحال پہلی ترجیح وٹو کو ہٹانا ہے۔ نئے وزیر اعلیٰ کی بات دو چار دن میں بتا سکیں گے۔

○ پیپلز پارٹی کی طرف سے یہ طے کر لیا گیا ہے کہ پنجاب کا نیا وزیر اعلیٰ ان کا ہو گا۔ تاہم اس پالیسی کا قطعی طور پر اعلان نہیں کیا گیا۔ وزیر مملکت رضا ربانی نے بتایا کہ ہم ۱۳۷۔ ارکان شو کریں گے۔ ۶ اور آ رہے ہیں۔ ہم نے کسی کو پنجاب ہاؤس اسلام آباد میں زبردستی نہیں رکھا پیپلز پارٹی کی طرف سے مخدوم الطاف کو وزارت اعلیٰ کا امیدوار نامزد کئے جانے کی توقع ہے۔ پیپلز پارٹی والے اسلام آباد پہنچ گئے ہیں۔

○ خیال کیا جا رہا ہے کہ پنجاب اسمبلی کا اجلاس ۱۳۔ ستمبر کو طلب کیا جائے گا۔ پنجاب اسمبلی کے سٹاف کو تیار رہنے کی ہدایت کر دی گئی ہے۔ اجلاس کسی بھی وقت ہو سکتا ہے حفاظتی انتظامات سخت کر دیئے گئے ریزرو پولیس کی تعداد میں بھی اضافہ کر دیا گیا ہے۔

○ پنجاب کے بحران میں امریکن قونصل جنرل بھی متحرک ہو گئے ہیں۔ انہوں نے سابق وزیر اعلیٰ منظور احمد وٹو اور قائد حزب اختلاف مسٹر پرویز الٰہی سے طویل ملاقاتیں کیں۔ قونصل جنرل مسٹر ابریک ٹیونس نے کہا کہ امریکہ کو پاکستان میں جمہوریت کے استحکام سے دلچسپی ہے۔ ایسے رجحانات متعارف نہ کرائے جائیں جو نقصان پہنچائیں۔

○ سابق وزیر اعلیٰ مسٹر منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ ہمارے ارکان پکے ہیں۔ دھمکیوں سے لیجائے جانے والے بھی ہمارے ساتھ ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ وزیر اعظم کی موجودگی میں بدترین ہارس ٹریڈنگ ہوئی۔ انور سیف اللہ کے بارے میں انہوں نے کہا کہ وہ ہمارے دوست ہیں دیکھیں وہ ہمیں لے جاتے ہیں یا ہم انہیں۔ معطل وزیر اعلیٰ نے نواب زادہ نصر اللہ خان سے ملاقات کی۔

○ سابق وزیر اعلیٰ منظور احمد وٹو نے مسٹر نواز شریف کو بتا دیا ہے کہ "میں نے آپ کو کہاں کہاں بچایا۔ اب حملہ کیسے کیسے کریں گے۔" جمعرات اور جمعہ کی شب منظور احمد وٹو نے نواز شریف کو پیپلز پارٹی کے ساتھ اختلافات کے پس منظر سے آگاہ کیا اور بتایا کہ اصل لڑائی مردم شماری کے مسئلہ پر ہو گی اگر میں دستخط کر دیتا تو قومی اسمبلی میں پنجاب کی نشستیں کم اور سندھ کی بڑھ چکی ہوتیں۔ با اثر شخصیات بہاولپور گرینڈ تھل کی کینال کے ڈیزائن میں تبدیلی کرا کے ڈیرہ غازی خان میں اپنی زمینوں کو سیراب کرنا چاہتی تھیں انہوں نے مسٹر نواز شریف کو بتایا کہ آپ کے خلاف بغاوت کا مقدمہ بھی میری مرضی سے نہیں ہوا۔ نواز شریف نے ماضی کے حوالے سے بعض شکوے بھی کئے۔ طے پایا کہ اپوزیشن لیڈر کی رضامندی ملنے پر مسٹر وٹو بعض سنسنی خیز انکشافات کریں گے۔

○ ایف آئی اے کی ایک ٹیم نے معطل شدہ وزیر اعلیٰ کے دفتر پر چھاپہ مارا۔ اہم دستاویزات قبضے میں لیں اور دفتر کو سیل کر دیا گیا۔ قبضہ میں لی جانے والی فائلیں اور دستاویزات وٹو دور حکومت میں ہونے والی کرپشن کی ہیں جن سے اہم انکشافات کی توقع ہے۔

○ وٹو گروپ کے ارکان اسمبلی دوسرے دن بھی روپوش رہے مشترکہ پارلیمانی پارٹی کے اجلاس میں بھی کوئی رکن شریک نہیں ہوا۔ دریشک اور جمالی نے وٹو گروپ کی نمائندگی کی۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ مڈٹرم الیکشن اب ہفتوں کی بات ہے۔ اب جنگ اسمبلی کے باہر لڑی جائے گی۔ وٹو کا اتحاد پیپلز پارٹی کا راستہ روکنے کے لئے کیا گیا ہے۔ اصولوں پر سودے بازی نہیں ہو گی پنجاب پرویز الٰہی کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ ارکان ان سے رابطہ رکھیں۔

○ چٹھہ گروپ کے لئے پنجاب میں اب دو راستے ہیں۔ یا تو وہ بے اختیار وزیر اعلیٰ بنوالیں اور داخلہ کا محکمہ مکمل طور پر پیپلز پارٹی کے حوالے کر دیں یا دوسری صورت میں سینئر وزیر اپنا آدمی بنوالیں۔ پی ڈی ایف کے بڑے سابقہ تجربات کی روشنی میں آئندہ ۴۸ گھنٹوں میں شرکت اقتدار کے فارمولے پر بات چیت مکمل کر لیں گے۔

○ حیدر آباد میں ایم کیو ایم کے سیکٹر آفس میں بم کے دھماکہ سے ایم کیو ایم کے دو کارکن ہلاک ہو گئے۔ اس جگہ پر ایم کیو ایم کا گولہ بارود کا ذخیرہ رکھا ہوا تھا۔ کراچی میں دو پولیس والوں سمیت ۵۔ افراد قتل ہو گئے حیدر آباد میں دھماکے کے بعد شہر کے مختلف علاقوں میں فائرنگ شروع ہو گئی۔ بازار اور کاروباری مراکز بند ہو گئے۔ میمن ہسپتال کے قریب موبائل پولیس پر کریکر پھینکے گئے۔

○ ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین نے کہا ہے کہ ہم ایک ایک ظلم کا بدلہ گن گن کر لے لیں گے۔ پولیس کے ہاتھوں مارے جانے والے نوجوان کی ۱۸ سالہ ہمشیرہ سے تھانے میں تشدد کا الزام لگایا گیا۔ اس کے جواب میں ایم کیو ایم نے احتجاج کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ مسٹر الطاف حسین نے لندن سے بیان میں کہا ہے کہ حکومت عصبیت میں اندھی ہو چکی ہے۔ بزرگ بھی میدان میں آ جائیں۔ یہ صورت حال جاری رہی تو مہاجر فیصلہ کن اقدام کے لئے آزاد ہوں گے۔

○ نواب زادہ نصر اللہ خان نے کہا ہے کہ پنجاب میں پیپلز پارٹی کی حکومت بنی تو غیر مستحکم ہو گی۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ نواز شریف نے وٹو کو ساتھ ملا کر اپنی دو سال کی محنت ضائع کر دی۔ وٹو کو شامل کر کے اب ان کی اپنی پارٹی کے ٹکڑے ہو گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پنجاب میں ۱۸ سال کے بعد "فری ہینڈ" حکومت بنانے کا موقع ملے گا۔ اللہ نے مظلوم عوام کو فتح دی۔ کرپشن کے دن ختم ہو گئے۔ سیاست میں تجربے ہوتے رہتے ہیں لیکن وٹو کو وزیر اعلیٰ بنانا تلخ تجربہ تھا۔ انہوں نے کہا کہ ہم اپنے اتحادیوں کو نہیں چھوڑا کرتے۔ جونیجو لیگ آج بھی ہمارے ساتھ ہے۔ ان کو وزارتیں بھی دیں گے۔

○ مسلم لیگ (ن) کے مسٹر مشاہد حسین نے الزام لگایا ہے کہ حکومت پنجاب کے بحران میں آئی ایس آئی کو ملوث کر رہی ہے۔

نزد ربوہ نہایت باموقع
قابل فروخت زرعی اراضی

ربوہ سے صرف 7 کلو میٹر دور سانبھوال پختہ روڈ پر خاکسار کا ½5 کیلہ (اندازاً 49 کنال) زرعی رقبہ زیر فروخت ہے۔ اراضی مذکورہ کا اپنا منظور شدہ سرکاری پانی ہے — ربوہ میں رہائش پذیر ہونے والوں کیلئے نہایت باموقع زمین ہے۔
میجر (ر) عبد الحمید شہزاد 17/8 دار الرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ
PC: 35460 فون 820

لٹریچر ادویات حیوانات و بعض سیمپل
فری
خود ملیں یا جوابی لفافہ 9 تا 12 دوپہر اکتوبر 1995ء تک
ماسوائے جمعہ ہفتہ
مجاہد ہومیو کلینک رحمٰن کالونی ربوہ

ہر قسم کے جدید اور روائتی زیورات کا مرکز
فون: 487
انوار گولڈ سمتھ
اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ نزد الائیڈ بنک
پروپرائیٹر انوار احمد ولد ڈاکٹر عبد الغفور زاہد صاحب سرگودہا

حسن نکھار مجربات!
روشن کاجل آنکھوں کی حفاظت اور خوبصورتی کیلئے تحفہ قیمت 6/-
زر گل ہیئر آئل بالوں کے قدرتی حسن کو قائم رکھتا دماغ کو تروتازگی اور ٹھنڈک پہنچاتا اور ان کو قبل از وقت سفید ہونے سے روکتا ہے۔ قیمت 20/-
حسن نکھار کریم کیل مہاسے اور چھائیوں کا علاج۔ قیمت 10/-
حسن نکھار ابٹنہ چہرہ میں شگفتگی، نکھار اور جاذبیت پیدا کرتا ہے قیمت 12/-
سفوف سکاکائی بالوں کو لمبا، ملائم اور چمکدار بناتا ہے، مرض بکری خشکی کو دور کرتا ہے۔ قیمت 12/-
ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ
فون: 212434-211434 (04524)